REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۴ احسان ۱۳۳۸ھش ۔ ۲۴ جون ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاعات

رات وقفوں کے ساتھ نیند اچھی آگئی صبح سے اعصابی ضعف کی تکلیف ہے

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ مری —

(۱) مری ۲۲ جون بوقت ۱۰ بجے صبح بذریعہ فون ۔

کل دس بجے سے شام تک حضور کی طبیعت عام طور پر پُرسکون رہی ۔ شام کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بے چینی کی تکلیف ہوئی ۔ رات وقفوں کے ساتھ نیند اچھی آگئی ۔ صبح سے اعصابی ضعف کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے شافی و قادر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں ۔ تا وہ اپنی خاص قدرت سے حضور کے تمام عوارض کو دُور فرما دے ۔ اور کامل شفا عطا فرما کر صحت والی بے حد لمبی زندگی عطا فرماوے ۔ آمین

خاکسار :- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۔ بوقت ۱۰ بجے صبح مری ۲۲ جون ۱۹۵۹ء

"آج صبح ڈیڑھ گھنٹہ تک کچھ گھبراہٹ کی تکلیف رہی اس کے بعد طبیعت بہتر ہو گئی"

(۲) مری ۲۳ جون بوقت ۸ بجے صبح بذریعہ فون — کل دن بھر وقفوں کے ساتھ حضور کو کچھ گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی رہی ۔ اس کے علاوہ عام طور پر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ رات نیند آگئی ۔ صبح سویرے کچھ گھبراہٹ شروع ہو گئی ۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی ۔ پھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں تا اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور سستیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فضل خاص سے حضور کو کامل شفا بخشے اور صحت والی بے حد لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ آمین

خاکسار :- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۔ بوقت ۸ بجے صبح ۔ مری ۲۳ جون ۱۹۵۹ء

محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات پر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تعزیت کا اظہار

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی وفات پر حسب ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی ۔ (محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات پر مجلس مرکزیہ کی تعزیتی قرارداد قبل ازیں شائع ہو چکی ہے)

"مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ اجلاس ۔ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر گہرے افسوس اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ چوہدری صاحب مرحوم بلاشبہ اپنے اخلاص ، فدائیت ، قربانی اور انتظامی صلاحیتوں میں افراد جماعت کے لئے ایک نمونہ کی حیثیت رکھتے تھے ۔ جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی موجودہ بیداری اور اپنی اپنی جگہ ایک مثالی تنظیم کا نمونہ قائم کرنے میں یقیناً چوہدری صاحب مرحوم کی قیادت اور راہنمائی کا بہت حد تک دخل تھا ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ان کی اعلیٰ تر خدمات اور جذبہ عمل کے پیش نظر ان کی وفات کے صدمہ کو بشدت محسوس کرتی ہے ۔ اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص قرب سے نوازے ۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے ۔ آمین"

اجلاس مجلس انصار سلطان القلم ربوہ

مجلس انصار سلطان القلم (قیادت) ربوہ کا اجلاس مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۹ء بروز بدھ بوقت ۶ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے ۔ پروگرام حسب ذیل ہے ۔

مقالے (۱) مکرم حسن محمد خان صاحب عارف بی ۔ اے (۲) مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم

اشعار :- (۱) مکرم شبیر احمد صاحب بی ۔ اے (۲) مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

لطف الرحمٰن ناز سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم ربوہ

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایئر کا داخلہ ۵ روز جاری رہنے کے بعد اب موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو چکا ہے ۔ داخلہ مزید ۵ روز کے لئے لیٹ فیس لئے بغیر ستمبر کے پہلے ہفتہ میں دوبارہ ہوگا ۔ معین تاریخوں کا بذریعہ اخبار اعلان کر دیا جائے گا ۔ احباب مطمئن رہیں ۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۵۹ء

آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

معاصر "دعوت دہلی" کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو۔

"قادیانی وفد بھاوے جی کی خدمت میں

ابھی جب اچاریہ ونوبا بھاوے پنجاب کا دورہ کر رہے تھے۔ تو قادیان کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کی جس پر بھاوے جی نے اپنے خصوصی تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے مختلف مغربی مستشرقین اور ایشیائی مترجمین کے انگریزی تراجم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نہ صرف یہ کہ ان انگریزی ترجموں کو پڑھا ہے۔ بلکہ گجراتی مرہٹی زبانوں کے علاوہ، اردو زبان میں بھی بعض تراجم اور تفاسیر بھی دیکھی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے مولانا ابو الکلام آزاد کے ترجمان القرآن کی دو جلدوں کے مطالعہ کا بھی ذکر کیا۔

آپ نے کہا اس وقت بھی میرے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود ہے جو قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر طبع شدہ ہے۔

سیرت کی کتاب کو بھاوے جی نے بڑے اشتیاق سے قبول کیا۔ اور اسی وقت کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے اعظم گڑھ والوں کی طرف سے طبع شدہ سیرت النبی کی چھ جلدوں کا مطالعہ کیا ہے (علامہ شبلی اور سید سلیمان ندوی کی مرتب کردہ)۔ حضرت ابوبکرؓ کے سلسلے میں آپ نے کہا یہ رتبہ ہر شخص کو حاصل نہیں ہوا کرتا اسی دن اپنی پرارتھنا کی تقریر میں آپ نے انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا کہنا ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ سب رسولوں نے عالمگیر بھائی چارے کی دعوت دی ہے۔ جسے ماننا چاہیئے

بیچارے احمدی خارج از اسلام سہی لیکن یہ بات کتنی قابل قدر بلکہ لائق تقلید ہے کہ جس پیغام کو انہوں نے حق سمجھا ہے۔ اسے پہنچانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے جس مقام پر عارف اور صوفی دم بخود ہیں وہاں یہ بادہ فروش پہونچ رہے ہیں۔

کاش اب کوئی بندۂ حق ان بندگانِ خدا کی اصلاح عقائد کا بیڑا اٹھانے کی ہم چلا سکتا۔" (دعوت دہلی)

ہم معاصر دعوت کے بڑے ممنون ہیں کہ اس نے جماعت احمدیہ کی حقیر خدمات اسلامیہ کو سراہا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تنگ دامانی کی وجہ سے نہیں کر سکتے ہو اس وقت اسلام پر جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں "پیغمبری وقت" پڑا ہوا ہے۔ کفر نے چاروں طرف سے دین ہدیٰ کو نرغہ میں لے رکھا ہے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ اسلام کو بچانے کے لئے چاہیئے تھا۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان سر دھڑ کی بازی لگا دیتے۔ لیکن جیسا کہ اسی نوٹ میں واضح کیا گیا ہے ؎

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بہ تنگیٔ چشم حسود تھا

معاصر کے نوٹ کے جلی الفاظ ملاحظہ ہوں کہتے ہیں کہ سرسید احمد مرحوم کے متعلق کسی نے اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا کہ:-

"ہے تو وہ کرسٹان مگر مسلمانوں کی فلاح اسی شخص سے ہوگی"

تو اس پر سرسید مرحوم نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور کہا کہ اس کرسٹانی کے خطاب پر ہزار مسلمانی قربان۔ پھر آپ نے مشہور ایرانی شاعر صائبؔ کا قصہ سنایا۔ کہ اس کے متعلق ایک حریف نے اس پر یہ فقرہ چسپاں کیا تھا کہ

"آں قرساق شعر خوب مے گوید"

قرساق گالی ہے کہتے ہیں کہ صائب نے جب یہ فقرہ سنا تو خوشی سے ناچنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ ایسی گالی ہزار ہا تعریفوں سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ سرسید نے بھی اسی طرح کرسٹانی کے خطاب کو خوشی سے سنا اور اظہار مسرت فرمایا۔

اسی طرح آج ہم بھی معاصر دعوت دہلی کے احمدیوں کے لئے خطاب "بادہ فروش" پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری حقیر خدمات اسلامیہ کو سراہا ہے۔

اگرچہ ہم نادم ہیں کہ جس طرح ہمارا دل چاہتا ہے ہم اس طرح اسلام کی خدمت نہیں کر پاتے حالت تو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے بقول مسیح موعود علیہ السلام یہ ہے کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنے اسلام پر چاروں طرف سے کفر یزید کی افواج کی طرح گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔ اور سمندر کی طرح جوشاں ہے۔ لیکن کفر کے مقابلہ میں دین حق کی وہ حالت ہے جو میدان کربلا میں حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی آج اسلام کی کفر کے مقابلہ میں یہی حالت ہے۔ اور ہم اپنی بے بضاعتی اور کمزوری کے باوجود کفر کے لشکروں سے نبرد آزما ہونے کے لئے میدان میں کود پڑے ہیں۔ یہ واقعی کوہ ہمالہ سے ٹکرانے والی بات ہے۔ ہماری حالت اس مرغی کی طرح ہے۔ جو اپنے بچوں کی نگرانی شہبازوں کے جھنڈ کے مقابلہ میں جو سر پر منڈلا رہا ہو کرنے کے لئے ہمہ تن شجاعت بن جاتی ہے۔ اور مرنے مارنے پر تل جاتی ہے۔

ہمیں معاصر سے تھوڑا سا گلہ بھی ہے اور وہ آخری فقرے کے متعلق ہے۔ یہ گلہ اس لئے نہیں ہے کہ معاصر ہمارے عقائد کے متعلق بدظن ہے۔ اور وہ بخیال خویش ان کی اصلاح چاہتا ہے۔ ہر شخص کو ہمارے عقائد سے اختلاف کرنے کا حق ہے۔ اس لئے اگر معاصر کو ہمارے عقائد سے اختلاف ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ البتہ ہم کو گلہ یہ ہے کہ جہاں اس نے یہ فرمایا تھا کہ احمدیوں کی یہ بات قابل قدر بلکہ لائق تقلید ہے۔ وہاں اس نے اس آخری فقرہ سے اس کے اثر کو خود ہی زائل کر دیا ہے۔ نہ زائل ہی نہیں کیا۔ بلکہ عارفوں اور صوفیوں کو جن کے عقائد معاصر کے نزدیک صحیح ہیں۔ اور بھی غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ معاصر کو چاہیئے تھا کہ اپنے ہم عقیدہ عارفوں اور صوفیوں کو یہ ہدایت کرنے کی بجائے کہ وہ احمدیوں کے عقائد درست کریں۔ یہ مشورہ دیتا۔ کہ احمدیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ جو ان کے عقائد ہیں خواہ اچھے ہیں یا برے ان کا خیال نہ کرو۔ بلکہ ان جیسی فعالیت پیدا کرو۔ اور ان کی طرح اپنے صحیح عقائد کے مطابق خدمت اسلام میں مصروف ہو جاؤ۔

اس کو چاہیئے تھا کہ ایسا خطرناک فقرہ جو محض خانہ جنگی کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اپنے اس نوٹ کی دم میں نیش عقرب کی طرح نہ لگاتا۔ تاکہ احمدیوں کی تقلید کا جذبہ مجروح نہ ہوتا۔ اور دوسرے مسلمان اہل علم حضرات بھی فرقہ وارانہ تنازعات سے اجتناب کر کے احمدیوں کی طرح صرف خدمت اسلام میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے مگر معاصر نے اس فقرہ سے ان کی توجہ اصل مقصد سے ہٹا کر ایک ایسے منصوبہ کی طرف مبذول کرا دی ہے۔ جس سے اسلام کی صفوں میں پہلے ہی بڑا انتشار پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کی بے جا معروفیت کی وجہ سے ہمارے اہل علم حضرات اسلام کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور اپنا وقت اور روپیہ جو تبلیغ و اشاعت دین میں صرف ہونا چاہیئے۔ وہ باہمی تنازعات میں صرف ہو رہا ہے۔

آخر میں ہم معاصر سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ وہ بتلائیں کہ ان کے پاس کونسا پیمانہ ہے۔ جس سے انہیں یقین ہے۔ کہ ان کے عقائد تو صحیح ہیں۔ اور دوسروں کے نہیں۔ احمدی تو علیٰ وجہ البصیرت یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی خاص ہدایت کے ماتحت اس زمانہ میں اشاعت اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ کیا معاصر بھی یا ان کے ہم عقیدہ بھی احمدیوں کے مقابلہ میں یہ دعوے کر سکتے ہیں؟

یہ بات ہم نے صرف اس لئے کہی ہے کہ احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

دعوتِ ولیمہ

ربوہ — مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۵۹ء بروز اتوار بعد نماز مغرب عبد الرشید صاحب بی ایس سی۔ ابن مکرم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی مرحوم کی دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ ان کی شادی ہمراہ امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم چوہدری وزیر محمد صاحب مورخہ ۲۰ جون کو عمل میں آئی تھی۔ دعوتِ ولیمہ میں بعض احباب نے شرکت کی۔ دعوت طعام کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ اس سے ایک روز قبل تقریب رخصتانہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دعا کرائی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

اسلامی عبادت یعنی نماز کی خصوصیّات

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ)

(۲)

پس اسلامی عبادت میں جماعت کا اصل قائم کیا گیا ہے۔ جو مذہب کی اصل غرض ہے۔ ظاہر ہے کہ انسانی زندگی دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ انفرادی اور اجتماعی مذہب، سیاست، قومیت، اخلاق تمدّن تمام امور میں ان دونوں پہلوؤں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسانی سوسائٹی خراب ہوجاتی ہے جن اقوام نے مثلاً سیاست میں اجتماعی زندگی اور ذمہ واریوں کا خیال نہیں رکھا۔ وہ کمزور ہوگئی ہیں۔ اسی طرح جن اقوام نے انسان کو محض مشینِ سیاست کا ایک پرزہ تجویز کر دیا ہے۔ انہوں نے بھی انسانی ترقی کے راستوں کو مسدود کر دیا ہے جیسا کہ کمیونسٹ جماعت ہے۔ اصل اور کامیاب طریقہ یہی ہے۔ کہ انفرادیت اور اجتماعیت دونوں کو ایک وقت میں اور توازن کے ساتھ قائم رکھا جائے۔ مذہب میں بھی یہی طریقہ کامیاب اور مفید ہو سکتا ہے۔ اور اسلام ہی ہے جس نے کہ اس طریقہ کو مدنظر رکھا ہے۔ اور تمام مذاہب میں سے پہلی دفعہ مذہب میں اجتماعی روح کو ایک مقرر اور مرکزی مقام عطا کیا ہے مثلاً نماز ہے۔ یوں تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے دوسری قوموں کے لوگ بھی عبادت کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ عیسائی گرجوں میں ہندو مندروں میں اور سکھ گوردواروں میں۔ لیکن وہ جماعتی رنگ جو اسلام کی نمازوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ دوسری قوموں میں نہیں۔ پھر انکے نزدیک جماعت فرض نہیں۔ یہ نہیں جو شخص عبادت کے لئے جماعت میں شامل نہ ہو گنہگار ہو جاتا ہے۔ لیکن اسلام میں نماز باجماعت کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور اس میں سوائے معذوروں کے سب کا آنا ضروری قرار دیا گیا ہے آج بے شک مسلمانوں میں الحاد پیدا ہوگیا ہے۔ اور وہ نماز کے لئے مسجدوں میں نہیں آتے۔ لیکن سوال ان کے عمل کا نہیں۔ بلکہ اسلامی تعلیم کا ہے۔ اور اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ نماز باجماعت فرض ہے۔ اور ہر مسلمان باوجود اپنی عملی کمزوری کے یہ تسلیم کرتا ہے کہ نماز باجماعت فرض ہے۔ پس اسلامی عبادت اور دوسرے مذاہب کی عبادات میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے کہ اسلام نے باجماعت نماز فرض قرار دی ہے جبکہ دوسرے مذاہب نے اسے فرض قرار نہیں دیا، بلکہ امر ان کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ کہ وہ عبادت کے لئے آئیں یا نہ آئیں۔ پھر ہماری نماز اتنے اوقات میں مقرر ہے کہ دوسرے مذاہب میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی مثلاً (۱) سورج نکلنے سے پہلے نماز ہے، (۲) زوال کے بعد نماز ہے (۳) سورج کے غروب کے قریب نماز ہے (۴) سورج کے غروب ہونے کے بعد نماز ہے۔ (۵) رات کو سونے سے پہلے نماز ہے۔ اور یہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کی ادائیگی کسی کی مرضی پر منحصر ہو اسقدر عبادت اور پھر باجماعت عبادت اوروں میں کہاں پائی جاتی ہے۔ اسوقت مسلمان بے دین ہو چکے ہیں۔ لیکن اب بھی جو تھوڑے بہت مسلمان مسجدوں میں آتے ہیں۔ ان کی نمازوں کو اگر جمع کیا جائے اور وہ عیسائیوں پر دس سال میں پھیلا دی جائیں تو تمام عیسائیوں نے دس سال میں اتنی نمازیں نہیں پڑھی ہوں گی جتنی مسلمانوں نے ایک سال میں پڑھی ہونگی مثلاً سو میں سے اگر پانچ مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ چالیس کروڑ میں سے دو کروڑ مسلمان روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ یہ دو کروڑ مسلمان دس کروڑ نمازیں روزانہ ادا کرتے ہیں۔ ہفتہ میں ستر کروڑ نمازیں ہوئیں اور پھر یہ ستر کروڑ نمازیں وہ ہیں جو باجماعت ہیں۔ عیسائیوں میں صرف دو چار فیصدی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں تو یہ لوگ زیادہ نمازیں پڑھتے ہیں کیونکہ یہاں عموماً وہ دکھاوا زیادہ کرتے ہیں۔ لیکن یورپ میں دو فیصدی بھی نہیں ہوتے۔ بڑے بڑے گرجوں میں صرف پانچ پانچ چھ چھ آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور عبادت کر لیتے ہیں لیکن اگر ان کی اوسط بھی پانچ فیصدی فرض کی جائے تب بھی پانچ فیصدی عیسائیوں کی ہفتہ میں صرف پانچ نمازیں ہوتی ہیں اسکے مقابلہ میں صرف ایک مسلمان ہفتہ میں ۷×۵ نمازیں پڑھتا ہے۔ یعنی پانچ پانچ روزانہ اور ہفتہ میں پانچ فیصدی مسلمانوں کی نمازیں ۱۷۵ ہو جاتی ہیں یہ کتنا بڑا فرق ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کی نمازیں پایا جاتا ہے کہ پانچ فیصدی عیسائی ہفتہ میں ایک نماز پڑھتے ہیں، گویا مسیحیوں کی تعداد اگر مسلمانوں کے برابر ہو اور مسیحی گرجوں میں اتنے فیصدی جاتے ہیں، جتنے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ گو ایسا نہیں ہے تو پھر بھی مسلمان مسیحیوں سے ۱۷۵ گنے زیادہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ پھر ہندوؤں میں تو اتنا بھی نہیں۔ زردشتیوں میں پادری جاتے ہیں اور سمندر کے کنارے تھوڑی سی دعا کر لیتے ہیں۔ پس اسلام نے جو نماز مقرر کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے تمام مذاہب کی نمازیں ہیچ ہیں۔ عیسائیوں میں تو اب ہفتہ والی نماز بھی نہیں رہی۔ پادری اعلان کرتے ہیں کہ فلاں دن گرجا میں گانا ہوگا۔ اور گانے کی خاطر کچھ لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں امام خاموشی کیساتھ مسجد میں آجاتا ہے۔ نماز پڑھنے والے بھی آجاتے ہیں۔ اور جماعت ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں مسلمانوں میں سے اکثر اب نمازیں نہیں پڑھتے مگر پھر بھی دوسروں کے مقابلہ میں انکی نسبت کم نہیں، بلکہ بہت زیادہ ہے پس اسلام نے جماعت کا جو اصل قائم کیا ہے اور جس کے ذریعہ اسلام نے قومی اجتماع کی صورت پیدا کی ہے۔ اس کی دنیا میں اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

پھر اس کے ساتھ اسلام نے یہ شرط بھی رکھ دی ہے۔ کہ اگر اپنے محلہ میں

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

جماعت کو نصائح

"سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو ہر قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزّت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالےٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں انکی مالک پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو آ کر کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا انکو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالےٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپکو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔"

(ملفوظات صفحہ ۲۵۸)

ہو تو اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں پڑھو۔ دوسرے مذاہب میں یہ بات نہیں بلکہ جس گرجا میں چاہیں نماز پڑھ لیتے ہیں اور اسطرح دوسرے ہمسایوں اور خود امام نماز سے اختلاف کی روح نمازوں تک میں پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلام نے جماعت میں جو فوائد ہو سکتے ہیں۔ ان کو مکمل کرنے کی کوشش کی ہے روایات میں آتا ہے کہ ایک صحابیؓ سے کسی نے کہا کہ چلو فلاں محلہ میں جا کر نماز پڑھیں۔ اس صحابیؓ نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں تو اپنے ہی محلہ کی مسجد میں نماز ادا کروں گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ سوائے اسکے کہ کوئی جلسہ کسی دوسری مسجد میں ہو رہا ہو یا وعظ و نصیحت کا کوئی خاص موقعہ میسر آئے اپنے محلہ کی مسجد میں نمازیں ادا کرو۔ یہ چیز عیسائیوں میں نہیں۔ پارسیوں میں نہیں زردشتیوں اور سکھوں میں نہیں۔ ادھر ادھر چلے جانے سے جماعت نہیں بنتی۔ اور نہ نماز باجماعت کی جو غرض ہے، وہ پوری ہوتی ہے۔ ایک مسلمان اگر اپنے محلہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھتا تو فوراً پکڑا جائے گا۔ اگر وہ کہے گا کہ میں فلاں مسجد میں نمازیں پڑھتا ہوں تو اس سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم وہاں نمازیں کیوں ادا کرتے ہو۔ تم اس محلہ میں رہتے ہو اور اسی میں تمہیں نمازیں ادا کرنی چاہئیں اس کے بعد اگر تحقیق کی جائے گی تو کوئی نہ کوئی بات ضرور نکل آئے گی۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ وہ کہدے کہ مجھے اس مسجد کے امام سے ناراضگی ہے۔ اس صورت میں پھر جماعت اور نظام کا فرض ہو گا۔ کہ وہ اس منافقت کو دور کرے اور اس طرح پھر قومی جتھہ قائم ہو جائے گا بہرحال یہ اسلام کی ایک ایسی خوبی ہے جس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں۔

(۴) پھر اسلامی نمازیں اللہ تعالیٰ نے صفات الٰہیہ پر غور کرنے کا رستہ کھول دیا ہے۔ مسلمان اپنی نمازیں روزانہ قرآن کریم پڑھتا ہے۔ دعائیں کرتا ہے رکوع و سجود میں دعائیں کرتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کے کلمات رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اسکے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان پر غور کرتا ہے۔ عیسائیوں میں ایک مقررہ دعا ہے۔ جو پادری پڑھ دے گا مگر مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ خود پڑھیں اس طرح اسلام نے صفات الٰہیہ پر فکر کا راستہ کھول دیا ہے۔

(۵) اسلامی نماز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لقاء کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ اکبر کہدینے کے بعد گویا وہ خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ کسی سے بات نہیں کرتا۔ مگر گرجوں میں اگر کوئی خوبصورت لڑکی آ جائے تو سب اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیتے ہیں لیکن ہماری نماز میں ادھر ادھر جھانکنا منع ہے۔ نماز پڑھنے والے کلی طور پر عبادت میں محو ہو جاتے ہیں۔ وہ دوسرے کے سلام کا جواب بھی نہیں دے سکتے۔ حتیٰ کہ باہر والے کا بھی حق نہیں ہوتا کہ نمازی کی غلطی پر اسکو توجہ دلائے۔ مثلاً کوئی نمازی ایک سجدہ زیادہ کر دے یا کم کر دے۔ تو ایک ایسا آدمی جو نماز میں شامل نہیں اسے اس غلطی پر آگاہ نہیں کر سکتا۔ گویا ایک مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاتا ہے اور کسی باہر والے کا یہ حق نہیں رہتا کہ وہ اس کے کام میں دخل دے۔ ہاں وہ شخص غلطی نکال سکتا ہے جو اسکے ساتھ جماعت میں شامل ہو۔ اسی طرح وہ ادھر ادھر جھانک بھی نہیں سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نمازی ادھر ادھر دیکھے گا۔ خدا تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے گا۔ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے انسان کی حماقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ ایسا شخص اوّل درجہ کا احمق ہوتا ہے۔ وہ نماز میں ادھر ادھر کیوں دیکھتا ہے۔ اسی لئے کہ اسے کوئی عجیب چیز نظر آتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جیسی عجیب چیز اور کونسی ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اور چیزوں کو دیکھتا ہے تو وہ یقیناً گدھا ہے۔ اسکے سامنے خدا تعالیٰ جیسا حسین چہرہ ہے، اور وہ دیکھ رہا ہے بلی یا چوہے کو۔ تو اس کے گدھا ہونے میں کیا شک ہے۔ پس اسلامی نماز لقاء الٰہی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مگر دوسرے مذاہب کی نمازوں میں لقاء الٰہی والی صورت ہی نہیں۔ گرجا میں پادری نماز پڑھا رہا ہوتا ہے۔ تو اس کا کوئی سکھ تیمپ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔ کوئی پانی اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔ کوئی اور کاموں میں مشغول ہوتا ہے۔ مگر نماز ان سب کی ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلامی نماز میں کلام کرنا اور ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔ جو دوسرے مذاہب کی نمازوں میں منع نہیں۔

شروع میں صحابہ کرامؓ بھی ایک دوسرے کے ساتھ نماز میں بول لیا کرتے تھے۔ کیونکہ ابھی وہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے پوری طرح واقف نہیں ہوئے تھے۔ نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی آ جاتا تو وہ نماز پڑھنے والے سے پوچھ لیا کرتا تھا کہ اب کونسی رکعت ہے۔ اور وہ اسے بتا دیتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے منع فرمایا چنانچہ اسلام کے رو سے باہر سے آنیوالے کے السلام علیکم کا جواب دینے کی بھی اجازت نہیں۔ کسی کا باپ آ جائے۔ بھائی آ جائے بچہ آ جائے، افسر آ جائے یا کوئی اور عزیز آ جائے اور وہ السلام علیکم کہے تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ وہ تو اس دنیا میں نہیں ہوتا اس دنیا میں ہو تو جواب دے۔ وہ تو خدا کے سامنے چلا گیا۔ جواب کیا دے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم نماز شروع کرتے ہیں تو اللہ اکبر کہتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ اے میرے بھائیو اور میرے عزیزو اور رشتہ دارو! تم بھی مجھے عزیز ہو۔ مگر تم سے زیادہ مجھے خدا تعالیٰ عزیز ہے میں اسکے سامنے جاتا ہوں اور تم سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ جب نماز ختم ہوتی ہے تو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں اب واپس آ گیا ہوں۔ جیسے کوئی باہر سے آنے پر السلام علیکم کہتا ہے اسی طرح وہ بھی کہتا ہے میں باہر گیا ہوا تھا۔ اب واپس آ گیا ہوں۔ یہ کتنی خالص اور مکمل نماز ہے +

آہ میر حمید اللہ صاحب

(از قریشی عبدالرحمٰن صاحب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ سکھر)

افسوس مکرمی جناب میر حمید اللہ صاحب مرحوم انسپکٹر این ڈبلیو۔ آر سکھر مورخہ ۹ جون بوقت پونے پانچ بجے بعد دوپہر ۵۴ سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو چار پانچ جون کی رات کو گیارہ بجے اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا معلوم ہوا کہ دماغ کی رگ پھٹ چکی ہے۔ صبح ریلوے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہر ممکن علاج کیا گیا مگر مرض میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر ۹ جون کو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مرحوم نہایت مخلص اور احمدیت کا نڈر کارکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عقیدت آپ میں پائی جاتی تھی۔

مرض الموت میں بھی خاکسار نے کاغذ پر لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کی خبر سامنے کی تو چہرہ تمتمانے لگا اور اشارہ سے قلم مانگا۔ اور بڑی کوشش کی کہ کچھ لکھیں مگر لکھ نہ سکے۔

مرحوم ایک عرصہ سے برج ورکس کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے اور دوستوں کی تربیت کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں آپ اپنی صحت کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ نے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں بڑی لڑکی مکرم عبدالشکور صاحب کنزے کی شریک حیات ہیں۔ بڑا لڑکا میر عبید اللہ صاحب اس وقت بحرین میں ہیں۔ ایک لڑکا اور لڑکی مرحوم کے دم واپسیں پاس موجود تھے۔ مرحوم کے بھائی اور دیگر بعض عزیز بھی پہنچ گئے تھے۔ مرحوم کو امانتاً مورخہ ۱۰/۶/۵۹ کو سکھر میں سپرد خاک کر دیا گیا جنازے کے ساتھ علاوہ احمدی احباب کے بکثرت غیر احمدی اور ریلوے آفیسر بھی شامل تھے۔ دوست مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ جو خلا مرحوم کی وجہ سے سکھر کی جماعت میں واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ؏

دعائے مغفرت

میرے والد محترم منشی خادم علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلاسوالہ مورخہ ۱۵/۶/۵۹ کو صبح ۵½ بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے

(عبدالحق ٹھیکیدار کلاسوالہ)

درخواست دعا

خاکسار کی بیوی کے حقیقی چچا حسین حق صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں نیز خاکسار کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ دو ہفتہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(سید محمد اشرف وثیقہ نویس ٹوبہ ٹیک سنگھ)

قرآن مجید کی معجز نمائی اور اس کیلئے مامور من اللہ کی ضرورت

از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں

(۱)

قرآن مجید خدا تعالیٰ کی وہ مقدس آخری کتاب ہے۔ جو گم گشتگانِ راہ ہدایت انسانوں کی راہنمائی کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ وہ مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس کو نشینان عرب نے اپنا دستور العمل بنایا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں وہ عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر دکھایا۔ جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

یقیناً قرآن مجید کا یہ عظیم الشان اعجاز ہے۔ کہ اس نے اپنی معجزانہ تعلیمات سے عدیم النظیر انقلاب کو جنم دیا۔ جس سے روئے زمین پر روحانیت اور خیر و برکت کے چشمے ابلنے لگے اور علوم و فنون کی مشعلوں سے دنیا جگمگا اٹھی۔

لیکن اس سے کسے انکار ہے۔ کہ یہ عظیم الشان روحانی انقلاب محض قرآن مجید کی معجزانہ تعلیمات کا ہی نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ اس کو منصۂ شہود پر جلوہ گر کرنے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور قوت قدسیہ کا بھی دخل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آج تک چشم فلک اس نظارہ کو ترستی رہی ہے

یہ ایک دلخراش تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب خلافت راشدہ کی جگہ ملوکیت متمکن ہوگئی۔ تو اس وقت نہ صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف کو ہی اسرائیلی روایات کے تنگنائے میں محصور کر دیا گیا۔ بلکہ اب قصرِ حکومت میں ان نیم مذہبی ملاؤں کو علم و فضل کی خلعتوں سے نوازا گیا جنہوں نے قرآن مجید کی آیات بیّنات کو ناسخ و منسوخ کے گورکھ دھندہ میں الجھا کر یہ فتویٰ دے دیا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھنا جائز نہیں۔ جب تک قاری ناسخ و منسوخ آیات سے پورا پورا واقف نہ ہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے دے۔

فیج اعوج کے ان درباری عالموں کے ان فتاویٰ کا اثر یہ ہوا۔ کہ اس زمانے میں رسول اللہ کے نام پر حدیثیں تراشی گئیں۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ قرآن مجید جو "ھدی للناس"، اور "بشریٰ للمومنین" بن کر آیا تھا۔ اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے خود فرمایا تھا۔

"ولقد یسرنا القرآن للذکر"

کہ ہم نے قرآن مجید کو ذکر کے لئے بالکل آسان کر دیا ہے۔ اسے اب ناسخ و منسوخ کی بھید بھیوں نے اتنا مشکل بنا دیا تھا کہ عام مسلمان اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہ کرتے تھے کہ مبادا آنکھ کسی ایسی دلنشین صداقت سے لڑ جائے۔ جس کو علماء کرام منسوخ قرار دے چکے ہوں۔

ظاہر ہے کہ ان فتاویٰ سے نہ صرف اسلام کی روحانی حکومت نے خاطر خواہ فروغ حاصل نہ کیا۔ بلکہ وہ لوگ جو اب تک اس کی ذرہ پر در حکمت میں داخل ہو چکے تھے۔ ان کے دلوں میں بھی شکوک و شبہات بیدار ہوئے اور ناسخ و منسوخ کے آئینہ میں انہیں قرآنی تعلیمات میں تضاد و تناقض کی متلاطم لہریں نظر آئیں۔

پس یہ ایسے لوگوں کے خطرناک فتاویٰ کا اثر تھا۔ کہ مسلمان آہستہ آہستہ قرآن مجید سے غافل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ان کی وہی حالت ہوگئی۔ جس کے متعلق جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے یہ فرمایا تھا۔ کہ مسلمانوں پر ایک وقت بھی آئے گا۔ کہ وہ قرآن مجید کو چھوڑ دیں گے تو وہ نہ صرف یہ سن کر دریائے حیرت میں کھو گئے تھے۔ بلکہ بعض بعض یہاں تک کہہ اٹھے تھے "کیف یرفع العلم وھذا القرآن بین اظھرنا" کہ علم ہم میں سے کس طرح روپوش ہو سکتا ہے جب کہ قرآن مجید ہم میں ہوگا۔ جس پر آپ کو فرمانا پڑا۔ کہ دیکھو! یہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ ان کے پاس بھی ان کے انبیاء کے صحف موجود ہیں۔ لیکن وہ ان کے حروف کے معانی میں کر دہیں لینی ولی تعلیمات سے بالکل ناآشنا ہیں۔ پس اسی طرح اب بھی ہوگا۔ کیونکہ علم حقیقی اس وقت دنیا سے غائب ہوتا ہے۔ جب دنیا میں اس کے علمبردار نہیں رہتے۔

اف! کتنا دلگداز واقعہ ہے کہ وہی قرآن مجید جس کے متعلق صحابہ کرام یہ تصوّر بھی نہ کر سکتے تھے۔ کہ ان کے جانشین کبھی اس سے غافل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے دربار نبوی میں برملا یہ عرض کر دیا تھا۔ علم قرآن ہم سے کس طرح دور ہو سکتا ہے۔ جب کہ ہم خود قرآن مجید کو پڑھتے ہیں۔ اور آگے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اور وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے لیکن آج وہی قرآن ہے کہ مسلمان اس کو ترک کر چکے ہیں۔ اس کی تعلیم کو ترک کر چکے ہیں۔ اور اس کا وجود محض قسمیں کھانے کے لئے رہ گیا ہے۔

غور فرمایئے کہ قرآن مجید کی یہ کیفیت جس کو سن کر ہر عاشق قرآن کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ اس سے عرش الہٰی کیکپا نہ اٹھا ہوگا اور کیا اس نے اپنے وعدہ کے مطابق دنیا میں اس "حبل عظیم" کو برپا نہ کیا ہوگا؟ جو قرآن مجید کی حفاظت کرتا۔ اور اپنا تن من دھن قربان کرکے اس کی مظلومیت کو دور کرتا۔

سوچئے کہ کیا خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" اور کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا "لو کان القرآن معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس" کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان قرآن مجید کو چھوڑ دیں گے اور وہ ثریا نشین ہو جائے گا۔ تو اس کو ابناء فارس میں سے ایک عظیم الشان انسان واپس لائے گا۔ اور قلوب الناس پر اس کا سکہ رواں کرے گا۔

آہ! یہ وہ ایمان افروز حقیقت ہے جس کو دور حاضر کے مسلمان تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں۔ اور وہ یہ یقین کئے بیٹھے ہیں۔ کہ جب قرآن مجید ایسی مکمل اور زندگی بخش کتاب ان کے پاس موجود ہے۔ تو ان کو اب کسی آسمانی مصلح کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سید ابوالاعلےٰ صاحب مودودی فرماتے ہیں:۔

"جب دین مکمل ہو چکا۔ آیات الہٰی پوری وضاحت کے ساتھ بیان ہو چکیں۔ اوامر و نواہی عقائد و عبادات تمدن و معاشرت حکومت و سیاست غرض انسانی زندگی کے متعلق پورے پورے احکام اور اللہ کے رسول کا اسوۂ حسنہ اس طرح پیش کر دیا گیا کہ ہر ایک قسم کی تلبیس و تحریف سے پاک ہے۔ اور ہر عہد میں اسی سے ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے تو نبوت کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی صرف تجدید و تذکیر کی ضرورت رہ گئی۔ جس کے لئے علمائے حق کی جماعت کافی ہے۔"

(تسنیم قرآن نمبر ص۲)

ہمیں افسوس ہے۔ کہ یہ نظریہ حقیقت و واقعیت کے رنگ سے بالکل خالی ہے۔

اوّل:۔ اس لئے کہ قرآن مجید کے کسی مقام سے کبھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جب دین مکمل ہو چکا ہو اور آیات الہٰی پوری وضاحت سے بیان ہو چکی ہوں تو پھر دنیا کو چراغ نبوت کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ قرآن مجید تو اس صداقت کا علمبردار ہے۔ کہ دنیا کی جب بھی کوئی قوم جادۂ حق سے منحرف ہوئی۔ تو وہ اس وقت تک راہِ ہدایت پر گامزن نہ ہو سکی جب تک ان میں کوئی آسمانی مصلح کھڑا نہ ہوا ہو ارشاد الہٰی ہے:۔

"ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین
فارسلنا فیھم منذرین"

"کہ جب پہلوں کی اکثریت راہ راست سے بھٹک گئی۔ تو ہم نے ان کی ہدایت کے لئے کوئی نہ کوئی رسول بھیجا"

چنانچہ قرآن خود مانتا ہے کہ تورات اپنے وقت کے لوگوں کے لئے مکمل دستور العمل اور مربوط نظام زندگی تھا۔ وہ سراپا ہدایت اور سرچشمہ نور کتاب تھی۔ لیکن اس کے باوجود جب بھی یہود و نصاریٰ نے اس سے بیگانگی اختیار کی اور اپنے من گھڑت خیالات کی تاریکیوں سے اس کے پر نور چہرے کو چھپانے کی کوشش کی تو خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت و اشاعت کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرمائے۔

ارشاد الہٰی ہے:۔

انا انزلنا التوراۃ فیھا
ھدی و نور یحکم بھا
النبیون الذین اسلموا
والربٰنیون والاحبار
بما استحفظوا من
کتاب اللہ وکانوا علیھا
شھداء (اعراف)

کہ ہم نے تورات نازل کی جو سراپا ہدایت اور سرچشمہ نور کتاب تھی۔ اس کے مطابق خدا تعالےٰ کے انبیاء، اور ربانی اور احبار لوگ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کو اس کی حفاظت پر مامور کیا گیا تھا۔

پھر یہی نہیں کہ قرآن مجید تورات کے متعلق ہی اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ وہ تو خود اپنے متعلق بھی یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کی معجزانہ تعلیمات نے دنیا میں جس عظیم الشان روحانی انقلاب کو برپا کیا تھا۔ اس میں خدا کے مقدس رسول کی قوت قدسیہ کا بھی بہت بڑا دخل تھا۔

فرمایا:۔

ھو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منھم یتلو علیھم
اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم
الکتاب والحکمۃ وان
کانوا من قبل لفی ضلال
مبین۔ (جمعہ)

کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے وہ مقدس رسول ہیں جنہوں نے قرآنی تعلیمات کا جامہ پہن کر دنیا کو اس کے نور سے منور فرمایا ہے۔ (باقی ص۶ پر)

جماعت احمدیہ بستی رنداں کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ مؤرخہ ۷ جون ۱۹۵۹ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ جس میں مکرم گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی سید احمد علی شاہ صاحب۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مولوی عبد القادر صاحب احسان اور مولوی عبد المنان صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کا بلند مقام۔ قرآن مجید کے محاسن اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر ایمان افروز اور نہایت مؤثر انداز میں تقریریں کیں۔ تمام تقاریر نہایت دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ جلسہ میں ڈیرہ غازیخاں شہر۔ بستی رنداں بستی سہرانی گل کھوٹو۔ چاہ اسمٰعیل والا۔ تحصیل راجن پور شہر۔ بیٹ چین والا کے احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شوق سے شرکت کی۔ مقامی جماعت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ اور مہمانوں کے قیام و طعام کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر تین دیگ چاول میٹھے پکا کر خیرات کی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تندرستی۔ کامل شفایابی کام کرنے والی زندگی کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ اور جماعت کی تربیت و اصلاح کی خاطر مولوی سید احمد علی شاہ صاحب درس قرآن مجید بھی دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

خدا تعالےٰ کے فضل سے چار افراد نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی بیعت قبول فرمائے اور استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(کریم بخش رند (معلم وقف جدید بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں)

محترم حمید اللہ صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

مؤرخہ ۱۲-۶-۵۹ بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس کی گئی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کا یہ اجلاس محترم میر حمید اللہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ کا وجود جماعت احمدیہ اور خصوصاً مقامی جماعت کے لئے بہت قیمتی وجود تھا۔ ہمارا یہ اجلاس مرحوم کے تمام پسماندگان کے ساتھ گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ میر صاحب موصوف پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور اعلےٰ علیین میں آپ کو خاص قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(جمیل احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر)

---

(۱) ٹریکٹر اوپریٹرز سکول (محکمہ زراعت) لائلپور

عرصہ ٹریننگ چھ ماہ۔ ٹریننگ علمی و عملی۔ شرائط: (ا) مڈل تک تعلیم (ب) عرصہ دو سال ٹریکٹر کا گریزر یا کلینر رہا ہو۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰/ روپیہ ماہوار۔ کل ۵۰ سیٹیں۔ انتظام خوراک و رہائش بذمہ امیدوار۔ کامیاب طلبہ کو سندات ملیں گی۔ ملازمت کی گارنٹی نہیں۔ درخواستیں بمعہ نقول سندات قابلیت و تجربہ ۲۵-۶-۵۹ تک بنام۔

Superintending Engineer, agricultural machinery Northern Zone Incharge operators School Lyallpur.

(پاکستان ٹائمز ۱۵-۶-۵۹)

(۲) نیشنل کالج آف آرٹس (محکمہ انڈسٹریز) لاہور

نئے سال (فرسٹ ایئر) کلاس میں داخلہ ان امیدواران (مردوں و عورتوں) کے لئے کھلا ہے جو فائن آرٹس انڈسٹریل ڈیزائن اور آرکیٹکچر کے پروفیشنل کورسز لینے کی اچھی قابلیت رکھتے ہوں۔

شرائط:- ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ دفتر کالج سے طلب ہوں۔ جون و جولائی میں درخواستوں پر غور ہوگا۔ اور تحریری امتحان ڈرائنگ و انگلش و ریاضی ستمبر کے پہلے ہفتہ میں۔ فارم درخواست کے ہمراہ (۱) سکول یا کالج کا ڈسچارج سرٹیفکیٹ (۲) سرٹیفکیٹ چال چلن (۳) ڈاکٹری سرٹیفکیٹ در بارہ موزونیت۔ درخواستیں بنام پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

(پاکستان ٹائمز ۱۴-۶-۵۹)

اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

کتاب سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان ۵ جولائی کو ہوگا

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا امتحان کتاب سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔

جن مجالس کی طرف سے ابھی امتحان میں شمولیت کی اطلاع نہیں آئی۔ براہ کرم فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان مجالس کی طرف سے کتنے اطفال امتحان میں شریک ہو رہے ہیں تا کہ سوالات کے پرچے بھجوائے جاسکیں۔ ایسی اطلاعات ۲۵ جون تک دفتر کو بھجوادی جائیں۔ اس امتحان میں اوّل دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی دئے جائیں گے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تاجر احباب کے لئے لمحہ فکریہ!

تاجر صاحبان نے ۱۹۵۷ء میں جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

بڑے تاجر:- ہر مہینہ کے پہلے دن کے سودے کا منافع ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجر:- ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع ادا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے: مکرم بابو رشید احمد صاحب ولد میاں احمد دین صاحب قوم کھٹی راجپوت سکنہ سوہاوہ ضلع جہلم۔ موصی نمبر ۸۹۳۴ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ یہ صاحب اگر خود یا ان کا کوئی واقف کار یہ اعلان پڑھیں تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا:- جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ میری بچی امۃ المتین کافی دیر سے بیمار چلی آرہی ہے اور ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ درخواست کرتا ہوں کہ احباب جماعت میری بچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور میری پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

((مولوی) محمد تقی۔ دار الصدر۔ ربوہ)

---

(۳) تیرھواں پی ایم اے شارٹ کورس

گریجوایٹس کے لئے کمیشن بطور انجینئرس الیکٹریکل و مکینکل انجینئرس سگنلز ای۔ ایم۔ ای سپیشل ٹیکنیکل آفیسرز کیڈر و آرمی ایجوکیشن کور۔

شرائط:- (۱) انجینئر امیدواران۔ الیکٹریکل یا مکینیکل یا سول انجینئرنگ کی ڈگری ۱۵-۷-۵۹ کو عمر ۲۰ تا ۲۶۔

(۲) امیدواران سگنلز:- ایم ایس سی فزکس عمر ۱۵-۷-۵۹ کو ۲۰ تا ۲۴۔

(۳) ای۔ ایم۔ ای سپیشل ٹیکنیکل آفیسرز کیڈر ۱۵-۷-۵۹ کو عمر ۲۰ تا ۲۴۔ انجینئرنگ ڈگری یا ایم۔ ایس۔ سی فزکس، کیمسٹری یا ریاضی (بصورت پی۔ ایچ۔ ڈی عمر ۲۰ تا ۲۶)

(۴) آرمی ایجوکیشن کے امیدواران عمر ۲۰ تا ۲۸ ۱۵-۷-۵۹ کو ایم اے۔ ایم ایس سی فیس داخلہ ۵/۔ طریق انتخاب امیدواران کا انٹرویو۔ انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کا ٹسٹ۔ ٹریننگ چھ ماہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول۔

وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۲۰/ روپے ماہوار برائے غیر شادی شدہ۔ ۱۷۰/ برائے شادی شدہ۔ فارم درخواست و قواعد و ضوابط کی نقول ہر ایک انجینئرنگ کالج اور دفتر بھرتی حاصل ہوں۔

درخواست ۱۵-۷-۵۹ تک بنام:-

G.H.Q., A.G's Branch,
P.A + M.P. - 3 (a) Rawalpindi

(پ ٹ ۱۵-۶-۵۹) (ناظر تعلیم ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی مرحی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۶۳: میں عبدالعزیز سیلونی ولد محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۵۷ روپے بمع الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الرقوم تاریخ ۹ مئی ۱۹۵۹ء۔

العبد۔ عبدالعزیز سیلونی مددگار کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد۔ میاں محمد بشیر مددگار کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ
گواہ شد:۔ عبدالستار کلرک فضل عمر ہوسٹل ربوہ ولد میاں فضل الدین صاحب۔

نمبر ۱۵۳۶۴: میں جنت خاتون بیوہ چوہدری بہادر علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۰/۱/۵۹ ساکن دارالرحمت وسطی دارالاسلام خضر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۲ روپے جو کہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ زیور طلائی ایک جوڑی ڈنڈی وزنی ایک تولہ جس کی موجودہ قیمت ۱۲۷ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا جنت خاتون بیوہ چوہدری بہادر علی جٹ سکنہ حال دارالاسلام خضر۔ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد چوہدری جمال الدین گل ولد چوہدری بہادر علی فرزند حقیقی موصیہ مذکورہ
گواہ شد۔ چوہدری منصور احمد ولد چوہدری سربلند جٹ سکنہ ہڑبارہ تحصیل و ضلع لاہور بھتیجہ موصیہ مذکورہ۔

نمبر ۱۵۳۶۵: میں عمر بی بی بیوہ چوہدری سربلند قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن دارالاسلام خضر محلہ دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۴۲/- روپے میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا تھا۔ زیور طلائی ایک جوڑی ڈنڈی وزنی ۲ تولہ۔ جس کی موجودہ قیمت ۱۲۷ روپے فی تولہ کے حساب سے مبلغ ۲۵۴/- روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ عمر بی بی بیوہ چوہدری سربلند صاحب جٹ مرحوم دارالاسلام خضر۔ محلہ دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد۔ چوہدری جمال الدین گل موصی نمبر ۱۰۰۰۵
گواہ شد چوہدری منصور احمد ولد چوہدری سربلند صاحب مرحوم۔ پسر حقیقی سکنہ ہڑبارہ۔ ضلع لاہور

نمبر ۱۵۳۶۶: میں زینب بی بی بیوہ غلام رسول صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے
(۱) مکان ۳/۴۶ واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ جو ایک کنال زمین میں تین کمروں پر مشتمل ہے اور جس کی موجودہ قیمت چار ہزار روپے ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ اس مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔
(۲) سلائی کی مشین پرانی، قیمتی مبلغ ۱۲۰/- روپے۔ (۳) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی مبلغ ۱۱۰/- میں اپنی اس مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ زینب بی بی معرفت پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب خالد دارالصدر غربی الف
گواہ شد:۔ محمد شریف خالد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ
گواہ شد:۔ محمد رفیق ولد علی بخش سکرٹری وصایا۔ محلہ دارالصدر غربی الف

نمبر ۱۵۳۶۷: میں تاج بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مشین ایک عدد ۲۰۰/- روپے مہر ۲۰۰/- روپیہ جو وصول ہو چکا ہے۔ ...... اپنی جائیداد جو کل ۴۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ اپنی زندگی میں کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کا اور کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعا۔

الامۃ:۔ تاج بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب
گواہ شد:۔ عبدالمجید خاں دفتر اصلاح و ارشاد
گواہ شد:۔ قریشی محمد نذیر ۱۴/۱/۵۹

نمبر ۱۵۳۶۸: میں عبدالمجید ولد مولا بخش قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد رکھتا ہوں اور اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ جو جائیداد آئندہ پیدا کروں گا۔ اس کی بھی اطلاع انجمن کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتا رہوں گا۔

۱۔ دس مرلے زمین محلہ دارالرحمت ربوہ قطعہ ۲/۲۴ کا ۱/۲ حصہ، جس کی قیمت اس وقت ۵۵۰/- روپے۔ (۲) نقد ۵۰۰/- روپے (۳) تنخواہ ۱۷۵/- ماہوار آمد ہیں اس کل جائیداد مالیتی ۱۰۵۰/- روپے اور ماہوار ۱۷۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز جو جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ ایم عبدالمجید احمد نگر نزد ربوہ۔
گواہ شد:۔ حافظ شفیق احمد امام الصلوٰۃ احمد نگر ۲۸/۲/۵۹
گواہ شد:۔ محمد عبداللہ سکرٹری مال و سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ احمد نگر۔ ۲۸/۲/۵۹

دعائے نعم البدل

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کالھڈگڑھی قائد خدام الاحمدیہ سرگودھا کا لڑکا منظفر احمد بعمر دس ماہ بقضائے الٰہی ۱۲/۶/۵۹ کو فوت ہوگیا ہے۔
انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب دعائے نعم البدل فرما دیں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر کی توفیق دے آمین۔

محمد شفیع سلیم
ہیڈ کلرک ریکروٹنگ آفس سرگودھا

تقریب رخصتانہ

ربوہ ــــــ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۵۹ء بروز اتوار بوقت شام محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب کی صاحبزادی شمیم طاہرہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو ان کا نکاح مرزا محمد طاہر صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ لائبریرین کراچی یونیورسٹی ابن محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، صحابہ کرام صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات اور دیگر احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ سرگودہا سے برات کے آنے پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو منصور احمد صاحب (انڈونیشین) نے کی بعد ازاں محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے درثمین میں سے نظم محمود کی آمین "خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے دین میں، دنیا میں، ظاہر میں، باطن میں، حال میں، مستقبل میں، ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے کیونکہ سب برکت خدا کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دیگر احباب بھی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

"پاکستان کے لئے موجودہ فوجی طاقت برقرار رکھنا ضروری ہے"

امریکی معترضین کو صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں کا جواب

نتھیا گلی ۲۳ جون۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ بھارت کے جارحانہ عزائم اور زبردست فوجی تیاریوں کے باعث پاکستان اتنی فوج رکھنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ جو بیرونی دفاع کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ دوسروں کو پاکستان پر ہاتھ ڈالنے سے باز رکھ سکے آپ نے مزید کہا کہ بھارت کی اسی فیصد فوج پاکستان کی سرحدوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اور یہ دس دن کے نوٹس پر پاکستان کے خلاف وسیع پیمانے پر جنگی کارروائی کر سکتی ہے۔

امریکی کانگرس کمیٹی کے حالیہ جلسوں میں بعض ارکان نے پاکستان کی فوجی طاقت اور دفاعی پالیسیوں پر جو نکتہ چینی کی تھی۔ صدر ایوب نے ایک بیان میں اس کا مدلل جواب دیا ہے۔ آپ نے ان ارکان پر زور دیا کہ وہ پاکستان پر نکتہ چینی کی بجائے بھارت کو معقولیت پسندی کی ترغیب دیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اپنی طویل اور مخدوش سرحدوں کے دفاع کے ساتھ درحقیقت بھارت کا بھی دفاع کر رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھارت پاکستان کا احسان مند ہے اور پاکستان اس مطالبے کا حقدار ہے کہ اس کے زر دست دفاعی اخراجات کا ایک حصہ بھارت ادا کرے آخر میں صدر نے پاکستان کے معترضین کو موقعہ پر آکر صورت حال کا جائزہ لینے کی دعوت دی ہے اور اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان بھارت سے دوستی کا خواہشمند ہے۔ بشرطیکہ وہ تمام باہمی اختلافات کے منصفانہ اور معقول تصفیے پر رضامند ہو جائے۔

قرآن مجید کی معجز نمائی

(بقیہ ص۵)

اور اپنی عظیم الشان قوت قدسیہ سے ان کا تزکیہ نفس اور علم الٰہی سے اس کی آیات کے اسرار و رموز کی گرہ کشائی فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مستقبل کے متعلق اس نے یہ اعلان کر رکھا ہے

"وآخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم"۔

کہ جب آخری زمانہ کے مسلمان ضلالت کے غاروں میں گھس جائیں گے۔ قرآن کو راہِ ہدایت پر گامزن کرنے کے لئے رسول اللہ کے پیراہن میں ایک اور رجل عظیم برپا ہوگا۔ جو قرآن مجید کی معجزانہ تعلیمات سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر دکھائے گا۔

پس ان حقائق کی موجودگی میں یہ خیال کرنا کہ قرآن کی موجودگی میں مسلمانوں کو کسی آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ خطرناک غلطی ہے کیونکہ یہ ایک ابدی صداقت ہے۔ کہ کتاب اللہ خواہ کتنی ہی سراپا نور کیوں نہ ہو۔ اسکی تابانیوں سے دلوں کی ظلمتیں اس وقت ہی ڈھلتی ہیں جب رسول کا فیضانِ نبوت اور قوت قدسیہ اس کے شامل حال ہو۔ (باقی)

لیڈر (بقیہ ص۲)

عقائد کو حق سمجھتے ہیں اور بجائے ان کو بزعم خود راہ راست پر لانے میں تضییع اوقات کرنے کے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور انہیں باہمی تنازعات کی الجھنوں میں نہ پھنسایا جائے۔ تاکہ وہ مطمئن ہو کر اپنی بساط کے مطابق خدمتِ اسلام کر سکیں۔ اور کفر و الحاد کے مقابلہ میں لڑ سکیں۔ اس کی بجائے انہیں خانہ جنگی میں مصروف کرنے کی کوشش سوا اس کے کہ اس سے اسلام کے اندر مزید انتشار پیدا ہو کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے؟

اگر معاصر اس کی بجائے یہ سوچتا کہ آخر وہ کیا چیز ہے جس نے احمدیوں میں اتنی فعالیت پیدا کر دی ہے کہ جس کی تعریف خود ان کو بھی کرنی پڑی ہے اور ان کی مساعی کو "قابلِ قدر بلکہ لائق تقلید" قرار دیا ہے۔ یہ مسئلہ تھا جس پر اس کو خود بھی غور کرنا چاہیئے تھا اور دوسروں کو بھی غور کرنے کا مشورہ دینا چاہیئے تھا۔ بہرحال ہم نے جو کچھ کہا ہے اسلام کی خالص محبت کی وجہ سے کیا ہے۔ امید ہے کہ معاصر ہماری باتوں کو صحیح روشنی میں لے گا اور ہمارے خلوص اور نیک نیتی میں شک نہیں کرے گا۔ آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں ؎

دیکھنا غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

زائد المیعاد دعاوی داخل کرنیوالوں کو

ہدایت

کراچی ۲۳ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ متعدد نوٹسوں کے باوجود بعض ایسے لوگ اپنی درخواستوں کے تصفیہ کے لئے متعلقہ ڈپٹی کلیم کمشنروں کے روبرو پیش نہیں ہو رہے ہیں جنہوں نے زائد المیعاد دعاوی داخل کرنے کی اجازت طلب کی ہے ایسے لوگوں کو ایک بار پھر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پچیس جون تک ڈپٹی کلیم کمشنروں سے رابطہ قائم کر لیں کیونکہ یہ اس قسم کی درخواستوں کے تصفیے کی آخری تاریخ ہے۔

عارضی الاٹ شدہ اراضی کی واپسی

لاہور ۲۳ جون۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے کل حکم جاری کیا ہے۔ کہ جو متروکہ زرعی زمینیں ان غیر دعویدار مہاجروں کو عارضی طور پر الاٹ کی گئی تھیں۔ جن کے والدین کے قبضے میں زرعی زمین اب بھی بھارت میں موجود ہے ان سے یہ زمینیں واپس لے لی جائیں۔ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ ایسے لوگوں سے جو زمینیں واپس لی جائیں گی انہیں مغربی پاکستان میں مہاجرین کی آبادکاری کی سکیم کے تحت دوسرے حقدار مہاجرین پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴